روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029 — CPL 61

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 86 | منگل 14 ذی الحجہ 1417ھ 22 شہادت 1376ہش 22 اپریل 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان کو آخرت کی فکر کرنی چاہئے جو ابدی ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔
دنیا فنا کا مقام ہے اس لئے ضروری ہے کہ انسان اس فانی مقام پر دلدادہ نہ ہو بلکہ آخرت کی فکر کرے جو ابدی ہے اور یہ اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لاوے اور اس کی مرضی کو مقدم کرکے اس پر چلے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی مرضی کو مقدم نہیں کرتا اور اس پر نہیں چلتا تو پھر اللہ تعالیٰ اس کی کوئی پروا نہیں کرتا جیسے ہزاروں لاکھوں کیڑے مرجاتے ہیں یہ بھی مرجاتا ہے اور اس کا کوئی خیال نہیں ہوتا لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی کرتا ہے اور دعاؤں سے کام لیتا ہے اور تھکتا نہیں تو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے اس پر اپنی راہ کے دروازے کھول دیتا ہے۔
(ملفوظات جلد سوم صفحہ 640)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

انسان پر جیسے ایک طرف نقص فی الخَلق کا زمانہ آتا ہے' جسے بڑھاپا کہتے ہیں۔ اس وقت آنکھیں اپنا کام چھوڑ دیتی ہیں اور کان شنوا نہیں ہو سکتے۔ غرض کہ ہر ایک عضو بدن اپنے کام سے عاری اور معطل کے قریب قریب ہو جاتا ہے۔ اسی طرح سے یاد رکھو کہ پیرانہ سالی دو قسم کی ہوتی ہے۔ طبعی اور غیر طبعی طبعی تو وہ ہے جیسا کہ اوپر ذکر ہوا۔ غیر طبعی وہ ہے کہ کوئی اپنی امراض لاحقہ کا فکر نہ کرے' تو وہ انسان کو کمزور کرکے قبل از وقت پیرانہ سال بنا دیں۔ جیسے نظام جسمانی میں یہ طریق ہے ایسا ہی اندرونی اور روحانی نظام میں ہوتا ہے۔ اگر کوئی اپنے اخلاق فاسدہ کو اخلاق فاضلہ اور خصائل حسنہ سے تبدیل کرنے کی کوشش نہیں کرتا' تو اس کی اخلاقی حالت بالکل گر جاتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اور (کلام الٰہی) کی تعلیم سے یہ امر بداہت ثابت ہو چکا ہے کہ ہر ایک مرض کی دوا ہے لیکن اگر کسل اور سستی انسان پر غالب آجاوے' تو بجز ہلاکت کے اور کیا چارہ ہے۔ اگر ایسی بے نیازی سے زندگی بسر کرے جیسی کہ ایک بوڑھا کرتا ہے' تو کیونکر بچاؤ ہو سکتا ہے۔
(ملفوظات جلد اول ص 86)

دوا کے استعمال کے ساتھ دعا کرنا بھی ضروری ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

یہ کہنا کہ چونکہ اللہ تعالیٰ شافی ہے اس لئے کسی دوا کے استعمال کی ضرورت نہیں۔ (دین حق کی) تعلیم سے ناواقفیت کی دلیل ہے۔ ایسے لوگ دائیں طرف جھکنے والے ہوتے ہیں وہ ظاہر میں تو توحید کے قائل ہوتے ہیں۔ لیکن اندرونی طور پر اور باطنی لحاظ سے مشرک ہوتے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ دوائیاں وغیرہ اپنے آپ ہی آگئی ہیں خدا کی منشاء اور اس کی حکمت کاملہ نے ان کو پیدا نہیں کیا ایسا سمجھنا غلط ہے دوسری طرف وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کو نہیں مانتے یا وہ حقیقی توحید پر قائم نہیں ہوتے وہ کہتے ہیں کہ بس دوا کھا لی۔ آرام آجائے گا۔ لیکن صرف دوا پر بھروسہ کرنا بھی صحیح نہیں ہے۔ ویسے اگر خدا تعالیٰ نے شفا دینی ہو تو وہ مٹی کی چٹکی میں شفا رکھ دیتا ہے ہم نے خود اپنی زندگی میں دیکھا ہے کہ سخت تکلیف میں مبتلا بلکہ تڑپتے ہوئے مریض کو مٹی کی ایک چٹکی دی گئی اور اسے آرام آگیا اور پھر ہم نے یہ بھی دیکھا کہ ایک ہی نسخہ ایک دعا گو طبیب دیتا ہے تو مریض کو شفا ہو جاتی ہے اور ایک غافل شخص جس کو توحید کا علم نہیں ہوتا اور وہ دعاؤں سے کام نہیں لیتا وہی نسخہ اور وہی دوا دیتا ہے لیکن مریض کو شفا نہیں ہوتی۔

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب ہمارے والد حضرت امام جماعت الثانی کے ماموں تھے۔ ہم سب بھی انہیں ماموں جان ہی کہا کرتے تھے وہ ایک دفعہ شملہ میں تھے خود مریض بھی تھے مگر طبیعت میں استغناء تھا پیسے کا لالچ نہیں تھا۔ طبیعت خراب ہوتی تھی وہ اپنے کمپاؤنڈر سے کہتے تھے کہ وہ مریض کو دیکھنے چلا جائے۔ کمپاؤنڈر کو بھی وہی نسخے یاد تھے جو حضرت میر صاحب دیا کرتے تھے لیکن مریض آکر کہتے تھے کہ آپ خود دوائی لکھ کر دیں۔ کمپاؤنڈر نے جو دوائی لکھ کر دی ہے اس سے آرام نہیں آیا حالانکہ دوائی ایک ہی ہوتی تھی۔ غرض کمپاؤنڈر نے دوائی تو وہی دی لیکن اس نے وہ دعا نہیں کی جو حضرت میر صاحب مریض کے لئے کیا کرتے تھے چنانچہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ایک موقعہ پر یہ ہدایت فرمائی ہے کہ بڑا ظالم ہے وہ

باقی صفحہ 7 پر

نکاح و تقریب رخصتانہ

○ مکرم ضیاء الحق سیٹھی صاحب امیر جماعت احمدیہ جہلم شہر نے اپنے بیٹے شمس الحق سیٹھی کے نکاح کا اعلان 7۔ فروری 1997ء کو احمدیہ بیت الحمد جہلم میں بہمراہ عزیزہ عائشہ رشید صاحبہ بنت مکرم راجہ عبدالرشید صاحب بعوض -/15000 روپے حق مہر پر کیا دلہا مکرم فضل الحق سیٹھی صاحب کا پوتا اور مکرم قریشی محمد اقبال صاحب سابق امیر جماعت سیالکوٹ کا نواسہ ہے۔ اور عزیزہ عائشہ مکرم راجہ حکیم محمد عبداللہ صاحب سابق امیر جماعت جہلم کی پوتی اور مکرم ملک محمد اشرف صاحب آف شیخ پور گجرات کی نواسی ہے۔ 12۔ فروری کو رخصتی اور 13۔ فروری کو دعوت ولیمہ کا اہتمام ہوا احباب جماعت سے جانبین کے لئے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

○ مکرم احسان الرحمان صاحب ابن مکرم ضیاء الرحمان صاحب صدر محلہ دارالنصر غربی (ب) ربوہ کا نکاح بہمراہ شازیہ پروین صاحبہ بنت مکرم جاوید احمد صاحب گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ 23 مارچ 1997ء کو بیت المنعم دارالنصر غربی (ب) ربوہ میں بعوض تیس ہزار روپے حق مہر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

درخواست دعا

○ مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب وقار سیکرٹری دعوت الی اللہ پشاور کو مورخہ 9۔ اپریل کو دل کا حملہ ہوا۔ ہسپتال میں ایک ہفتہ داخل رہنے کے بعد اب گھر آگئے ہیں۔ احباب سے موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ امتہ القدوس صاحبہ اہلیہ شیخ رشید احمد صاحب آف لندن بوجہ انفیکشن بہت بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

ہماری ساری کوشش اور تگ و دو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے میں ہونی چاہئے۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اللہ تعالیٰ کو ہزارہا عیب اپنے بندوں کے معلوم ہوتے ہیں مگر ظاہر نہیں کرتا
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ | قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

22- شہادت 1376 ہش 22 - اپریل 1997ء

حکومتیں کیسے بدلتی ہیں

حکومت بدلنے کے طریقے پہلے سے مختلف ہیں۔ آج کل حکومتیں ایک خاص وقت کے لئے بنتی ہیں یا وہ اپنا وقت پورا کرلیتی ہیں یا اس سے پہلے ہی وہ بدل جاتی ہیں۔ حکومتوں کا بننا اور ہٹنا عوام الناس کے ووٹوں پر منحصر ہے اور عوام الناس کے ووٹ بھی کئی باتوں پر منحصر ہیں۔ از خود کسی کی رائے بدل دی جائے یا کسی ذریعے سے کسی کی رائے بدل دی جائے یا دھونس اور دھاندلی کر کے ووٹوں پر اثر انداز ہوا جائے۔ یہ باتیں جمہوریت کا تقاضا معلوم ہوتی ہیں اور ساری دنیا میں کسی نہ کسی حد تک وقوع پذیر ہوتی ہیں۔ نہیں کہا جاسکتا کہ حکومت کیوں بدلی ہے۔ آیا لوگوں نے اپنی رائے بدل لی یا جبراً لوگوں کی رائے بدلوا دی گئی یا ووٹوں پر کسی اور طرح لوگ اثر انداز ہو گئے۔ لیکن بہرحال طریق یہی ہے جس طرح آج کل حکومتیں بدلتی ہیں۔

جب بادشاہتیں ہوتی تھیں اور بادشاہت کسی خاندان میں ایک لمبے عرصے تک چلتی تھی وہ بھی آخر بدل جاتی تھی۔ ایک بادشاہ سے دوسرے بادشاہ کا بدل جانا تو کوئی ایسی بات نہیں۔ لیکن ایک خاندان کا ایک لمبے عرصے تک بادشاہت کرتے رہنا اور پھر اس خاندان کا بدل جانا اور کسی اور خاندان کا اس کی جگہ لینا یہ ایک اہم بات ہے۔ یہ کس طرح ہوتا تھا۔ اس کی وجوہات تھیں ایک تو یہ کہ کسی اور زبردست خاندان نے حملہ کر کے حاکم خاندان کو ختم کر دیا اور اس کی جگہ لے لی۔ بعض لوگ دوسرے علاقوں سے آکر بھی ایسا کرتے تھے۔ لیکن ایسا بھی ہوتا تھا کہ اس خاندان کے حالات بدلنے شروع ہو گئے اور وہ اتنے بدل گئے کہ وہ حکمرانی کے قابل نہ رہے۔ جب وہ حکمرانی کے قابل نہ رہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو بدل کے رکھ دیا۔ اور دوسرے حکمران لے آیا۔ عام طور پر ایسی کیفیات کے بدلنے میں حکمرانوں کے ذہن اور ان کے دل بڑا کردار ادا کرتے ہیں۔ جب تک وہ اچھے کام کرتے ہیں اور لوگوں کے ساتھ مل جل کر آگے چلتے ہیں وہ اپنی حکمرانی قائم رکھتے ہیں اور لوگ بخوشی ان کے ماتحت زندگی گزارتے ہیں لیکن جب وہ لوگوں کے ساتھ مل کر نہیں چلتے جب وہ لوگوں کی پرواہ نہیں کرتے جب وہ لوگوں کو وقت بے وقت اپنے آپ سے کمتر اور ذلیل سمجھنے لگتے ہیں۔ تو لوگوں کے دل سے ان کی محبت غائب ہو جاتی ہے۔ اور جب رعایا اور حکمران آپس میں اس کیفیت سے دوچار ہوں کہ دونوں ایک دوسرے سے پیار نہ کرتے ہوں ایک دوسرے کا خیال نہ رکھتے ہوں۔ ایک دوسرے سے ہمدردی نہ کرتے ہوں ایک دوسرے کو ذلیل سمجھے اور دوسرا اسے مغرور، تو پھر حکمرانی قائم نہیں رہ سکتی اس طرح بدلتی ہے کہ حاکم لوگ ذلیل ہو جاتے ہیں۔ ان کی نسلیں بھی تباہ ہونے لگتی ہیں۔ اور پھر ایک ایسا وقت آجاتا ہے کہ انہیں پہچانا بھی نہیں جاتا کہ یہ لوگ کبھی شاہی خاندان سے تعلق رکھتے ہوں گے۔ دنیا بھر میں اس کی مثالیں ملتی ہیں۔ بادشاہتیں آتی رہی ہیں اور جاتی رہی ہیں۔ اور جانے والی بادشاہتوں کے افراد ذلیل سے ذلیل تر ہوتے گئے اور انہوں نے اپنی پہچان بھی کھو دی۔ کوئی شخص یہ تک باور کرنے کے لئے تیار نہ ہوا کہ وہ کبھی شاہی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ اور اگر کسی نے یہ بات باور کر ہی لی تو اس نے ان کی ذلت کے مزید سامان پیدا کر دیئے۔

پس یہ بات نہایت ضروری ہے کہ حکمرانی اور اپنے اقتدار کو قائم رکھنے کے لئے حکمرانوں کے ذہن میں غرور کی کوئی رمق نہ آئے۔ وہ اسے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی عطا سمجھیں اور اپنے آپ کو لوگوں کا خادم جانیں۔ خادم ہی دراصل لوگوں کے افسر ہوتے ہیں۔ جو افسر خادم نہیں وہ اپنی افسریت قائم نہیں رکھ سکتا۔ اپنی افسریت اور اپنی حکومت کو قائم رکھنے کے لئے لوگوں کی بے لوث خدمت کریں۔ ان سے پیار کریں ان سے محبت کریں۔ اور ان کے ساتھ مل جل کر آگے چلیں۔ اسی طرح رعایا بھی اگر اپنے آپ کو خوشحال رکھنا چاہتی ہے تو اسے چاہئے کہ حکمران کا ساتھ دے۔ حکمران کی مخالفت کر کے تو خوشحالی حاصل نہیں کی جاسکتی۔ اللہ تعالیٰ نے جس کو حکمران بنایا ہے اس کے ساتھ ساتھ چلئے۔ اسے اس بات کا موقعہ دیجئے کہ وہ آپ کی خدمت کرے۔ وہ آپ سے ہمدردی کرے اور اس کے دل میں آپ کی محبت بڑھتی رہے۔ یہ صرف اور صرف اس طرح ممکن ہے کہ آپ اس کا احترام کریں اس کی مدد کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ چلیں۔ اگر ایسا نہ کریں تو رعایا اور حکمرانوں میں دوری پیدا ہونے لگتی ہے اور حکمران اپنی حکمرانی سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔

پس چاہئے یہ کہ جو بھی حکمران ہو وہ لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ اور نیک نیتی سے اچھا سلوک کرے۔ کیونکہ لوگ بے شک نیت کو نہ جانیں خدا تعالیٰ تو جانتا ہے۔ اگر وہ نیک نیتی سے اچھا سلوک کریں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں ایک لمبے عرصے تک اقتدار دیئے رکھے گا۔ اور اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو انہیں جان لینا چاہئے کہ وہ خواہ کتنے ہی مقتدر کیوں نہ ہوں ان کے اچھے دن برے دنوں میں تبدیل ہو جائیں گے۔ اس کی مثال دیتے ہوئے حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے ساہنسی لوگوں کا ذکر فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ یہ لوگ بھی کبھی اپنے ملک کے حکمران تھے۔ لیکن جب یہ دوسروں کو ذلیل سمجھنے کی وجہ سے اپنی حکومت کھو بیٹھے۔ تو آج خود اس کیفیت میں سے گزر رہے ہیں۔

فضا وطن کی دھواں دھواں ہے الاؤ ہر سمت جل رہے ہیں
گھٹن ہے ایسی کہ نفرتوں کی ہوا میں عفریت پل رہے ہیں
ہمارے دل میں ہے درد سب کا ہماری روحوں میں بے کلی ہے
ہمارے الفاظ عافیت کے لئے دعاؤں میں ڈھل رہے ہیں

ابو الاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

علمی مسائل

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں سورج کو اور اس کے ظہور اور روشنی کو۔

دنیا میں ہر چیز دو حیثیتیں رکھتی ہے ایک اس کی ذاتی حقیقت حساب اور وزن کے لحاظ سے اور ایک اس کی حقیقت دوسری چیزوں کی نسبت کے لحاظ سے۔ مثلاً فرض کرو ایک درخت دس فٹ اونچا ہے یہ دس فٹ قد اس کا اصلی قد ہوگا اور بغیر دوسری چیزوں کی نسبت کے اسے اس درخت کا اصلی قد قرار دیا جائے گا مگر ایک قد اس کا نسبتی ہوگا۔ مثلاً ایک شخص پندرہ بیس فٹ ٹیلے پر چڑھ جائے تو لازماً درخت کی ساری لمبائی اسے نظر نہیں آئے گی بلکہ بعض دفعہ اونچائی اور زاویہ نگاہ کے مطابق اسے وہ درخت دو فٹ کا نظر آئے گا۔ بعض دفعہ تین فٹ کا نظر آئے گا۔ بعض دفعہ چار فٹ کا نظر آئے گا۔ یا ایک شخص گڑھے میں ہے تو اسے وہ درخت بہت لمبا نظر آئے گا اور دس کی بجائے تیرہ یا چودہ فٹ کا معلوم ہوگا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص دور سے درخت کو دیکھتا ہے تو وہ اسے بہت چھوٹا معلوم ہوتا ہے۔ دور سے ہم پہاڑ دیکھتے ہیں تو باوجود اس کے کہ وہ بعض دفعہ دو ہزار بعض دفعہ چار ہزار بعض دفعہ بیس بیس ہزار فٹ اونچے ہوتے ہیں دور سے دیکھنے کی وجہ سے ایسے نظر آتے ہیں جیسے کوئی اونچا سا خیمہ لگا ہوا ہو۔ اسی طرح اگر درخت کے نیچے لیٹ کر اوپر کی طرف دیکھا جائے تو درخت کا بالکل اور نظارہ نظر آئے گا۔ کسی مینار کے نیچے کھڑے ہو کر اوپر کی طرف دیکھو تو خواہ وہ ایک سو یا ڈیڑھ سو فٹ کا ہو یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ پانچ سو یا ہزار فٹ کا ہے لیکن اگر ہوائی جہاز میں بیٹھ کر مینار کو دیکھا جائے تو وہی مینار بہت چھوٹا نظر آتا ہے۔ غرض ہر چیز کی ایک حقیقت ذاتی حسابی ہوتی ہے جو طبعی حالات میں نظر آتی ہے اور ایک حقیقت اس کی دوسری چیزوں کے لحاظ سے نظر آتی ہے۔ ایک شخص ساری رات سوچتا ہے بڑے بڑے اہم مسائل پر تدبر کرتا ہے۔ فلسفہ اور ہیئت کی باریکیوں پر غور کرتا ہے سیاست اور اقتصاد کے بڑے بڑے نکات حل کرتا ہے' قوموں کی ترقی اور ان کے تنزل کے وجوہ پر غور کرتا ہے اور اسی میں اپنی تمام رات بسر کر دیتا ہے۔ صبح اسے کوئی شخص ملتا ہے تو وہ ان مسائل میں سے کوئی ایک بات اس کے سامنے بیان کرتا ہے۔ اب زید جس نے ساری رات سوچ کر سو اہم مسائل حل کئے تھے اس کی نسبت کے لحاظ سے جو علم دوسرے شخص کو اس سے حاصل ہوا وہ صرف 1/100 تھا۔ پھر ایک اور شخص ملتا ہے اور اس سے بھی وہ بعض مسائل کا ذکر کر دیتا ہے فرض کرو وہ اس کے سامنے دو مسئلے بیان کرتا ہے تو اب دوسرے شخص کو جو روشنی حاصل ہوئی وہ دو فی صدی ہے گویا ایک اس کی ذاتی روشنی ہے اور ایک اس کی وہ روشنی ہے جو دوسرے لوگوں کے لحاظ سے ہے۔ اس کی ذاتی روشنی تو یہ ہے کہ اس نے سو مسئلے حل کئے ہیں۔ لیکن اس کی نسبتی روشنی یہ ہے کہ ایک شخص ملتا ہے تو وہ اس کے سامنے ایک مسئلہ بیان کرتا ہے' دوسرا شخص ملتا ہے تو اس کے سامنے دو مسئلے بیان کرتا ہے' تیسرا شخص ملتا ہے تو اس کے سامنے تین مسئلے بیان کرتا ہے اور وہ اس کی ذاتی روشنی کا اسی قدر اندازہ لگاتے ہیں جس قدر علم ان کو اس شخص سے حاصل ہو چکا ہوتا ہے پھر ایک اور شخص اسے ملتا ہے اور وہ اس کے سامنے ان مسائل کے متعلق ایک بڑی لمبی تقریر کرتا اور سو میں سے پچاس مسئلے بیان کر دیتا ہے اب اس کے لحاظ سے اس کی علمی روشنی کی بالکل اور کیفیت ہوگی اور وہ اس کا اندازہ اس پچاس مسائل سے لگائے گا جو اسے بتائے گئے تھے۔ اس کے بعد اگر کوئی اور شخص اسے ملتا ہے اور وہ اس کے سامنے سو کے سو مسائل بیان کر دیتا ہے تو وہ اس کے سامنے بالکل گویا عرفانی طور پر ننگا ہو جاتا ہے۔

اب وہ شخص جس کے سامنے صرف ایک مسئلہ بیان ہوا تھا وہ بھی کہتا ہے کہ فلاں نے بڑے لمبے غور کے بعد یہ بات نکالی ہے مگر وہ اس کے صرف 1/100 حصہ کو جانتا ہے' جس کے سامنے دو باتیں بیان ہوئی تھیں وہ اس کے 2/100 حصہ کو جانتا ہے جس کے سامنے دس باتیں بیان ہوئی تھیں وہ اس کے 1/10 حصہ کو جانتا ہے اور جس کے سامنے پچاس باتیں بیان ہوئی تھیں وہ اس کی 1/2 حقیقت کو جانتا ہے اور جس کے سامنے سو باتیں بیان ہوئی تھیں وہ سمجھتا ہے کہ میں نے اس کی ساری حقیقت کو جان لیا مگر واقعہ یہ ہوتا ہے کہ اس نے اس سے پہلی رات بھی غور کیا ہوتا ہے اس سے پہلی رات بھی غور کیا ہوتا ہے اور اس سے پہلی رات بھی غور کیا ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ خود بھی کئی باتیں بظاہر بھول گیا ہوتا ہے اور اسے اپنی حقیقت کا آپ بھی پورا علم نہیں رہتا لیکن خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کے اندر کیا کیا حقیقتیں پیدا ہو چکی ہیں۔

درحقیقت ہر انسان میں ایک ملکہ ظہور ہوتا ہے اور ایک اس کے اندر بالقوہ طاقتیں ہوتی ہیں۔ اگر تم سے کوئی پوچھے کہ تم اردو کے کتنے الفاظ جانتے ہو اور تم گننے لگو تو تم پچاس ساٹھ یا سو سے زیادہ الفاظ شمار نہیں کر سکو گے لیکن اگر تمہارے سامنے کوئی کتاب رکھ دی جائے تو تم کہو گے کہ میں یہ الفاظ بھی جانتا ہوں اور وہ الفاظ بھی جانتا ہوں تو اپنی قابلیتوں کا انسان خود بھی اندازہ نہیں کر سکتا کجا یہ کہ وہ دوسروں کی قابلیتوں کا اندازہ لگا سکے۔ تم سورج کے سامنے مختلف درجہ کی صفائی کی چیزوں کو رکھ دو تو گو ان سب پر سورج کی پوری روشنی ہی پڑے گی مگر صفائی کے مختلف مدارج کی وجہ سے ہر چیز کے لحاظ سے اس کی روشنیاں بالکل الگ الگ ہوں گی حالانکہ سورج کی ذاتی روشنی تو ایک ہی ہے۔ اسی طرح

باقی صفحہ 7 پر

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے جلسہ سالانہ قادیان 1992ء کے اختتامی خطاب فرمودہ 28 دسمبر 1992ء جو مواصلاتی سیارے کے ذریعہ لندن سے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا میں فرمایا:۔

انسان کو بحیثیت انسان ایک عظیم الشان پیغام دیا گیا ہے اور متوجہ کیا گیا ہے کہ تم ایک ہی آباء و اجداد کی نسل سے ہو ایک ہی آدم اور حوا کی کوکھ سے پیدا ہونے والے انسان ہو۔ یاد رکھو اس اپنی انسانی حیثیت کو کبھی بھلا نہ دینا اگر تم انسانی حیثیت کو بھلا کر انسانی رحمی تعلقات کو کاٹو گے تو اللہ تعالیٰ سے بھی اپنے تعلق کو منقطع کر لو گے (۔) جن رحمی رشتوں کے حوالے سے اللہ سے دعائیں مانگنے کا ذکر ہے۔ یہ رحمی رشتے نہ کسی جغرافیہ کو جانتے ہیں نہ کسی مذہب سے آشنا ہیں۔ رنگ و نسل کی تمیز سے یہ بالا اور ممتاز ہیں۔ یہ محض انسانی رشتے ہیں اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے (۔) نصیحت فرمائی کہ دیکھو اللہ کی صفت رحمانیت ماں کے پیٹ میں اس بچہ دانی سے ایک تعلق رکھتی ہے جس میں انسان پیدا ہوتا ہے اسی لئے ماں کے پیٹ میں بچہ دانی کو رحم نام دیا گیا۔ وہی ر اور ح اور م تین حرفوں سے اللہ کی رحمانیت کی بنیاد ڈالی گئی ہے۔ پس یاد رکھو جو رحمی رشتوں کو منقطع کرے گا وہ اللہ کی رحمانیت سے بھی کاٹا جائے گا۔ پس آج دنیا کو سب سے زیادہ اس پیغام کی ضرورت ہے کوئی مذہب دنیا میں انسان کی فلاح و بہبود کے لئے کچھ نہیں کر سکتا جب تک اس کو انسانیت کے ادنیٰ اور ابتدائی آداب نہ سکھا دے۔ جہاں تک میں نے دنیا کے حالات پر غور کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ آج دنیا کے لئے سب سے زیادہ سنگین مسئلہ تعصبات کا جاگ اٹھنا ہے جو انقلابات ابھی حال ہی میں مشرقی یورپ اور روس میں برپا ہوئے اور اس کے نتیجے میں جو انقلابات کی لہریں تمام دنیا میں پھیل رہی ہیں ان کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ عصبیتوں کے جن اور بھوت جو مدتوں سے قبرستانوں اور یا مڑھیوں میں دبے پڑے تھے۔ آج قبریں پھاڑ کر باہر نکل رہے ہیں اور رات کے اندھیروں میں ہی انسانوں کو ڈرانے کے لئے باہر نہیں نکلتے بلکہ دن دہاڑے انسانی بستیوں قصبات اور شہروں پر حملہ آور ہو رہے ہیں اور یہ وہ خطرات ہیں جو دن بدن بڑھتے چلے جا رہے ہیں اور اگر انسان نے بحیثیت انسان ان کی روک تھام کی کوئی کوشش نہ کی تو معاملہ حد اختیار سے باہر نکل جائے گا اور دوبارہ دنیا ایک ہولناک جنگ میں لازماً مبتلا ہو جائے گی۔ اس لئے میں آج قادیان کے اس عالمی جلسے میں تمام عالم کو یہ پیغام دیتا ہوں۔ دنیا کے تمام مذاہب کی بنیادی تعلیم کے مطابق اگر تمہیں خدا سے کوئی تعلق ہے تو اس کے بندوں سے لازماً تعلق رکھنا ہوگا اور بین الاقوامی انسانی اقدار کی تعلیم دینا ہوگی جو مذہب اور جغرافیائی حدود سے بالا ہوں۔ اور کل عالم کے انسانوں کو انسانیت کے پہلو سے ایک ہاتھ پر اکٹھا کرنے کی کوشش کریں (۔) دیکھو کوئی قوم کسی دوسری قوم سے تمسخر نہ کرے کوئی عورت کسی دوسری عورت کو طعنے نہ دے۔ کوئی بھائی کسی دوسرے بھائی کی غیبت نہ کرے۔ یہ وہ تمام ایسی بنیادی خرابیاں اور اخلاقی نقائص ہیں جو انسانیت کو کھا جاتی ہیں اور ان برائیوں میں مبتلا انسان کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھا جائے۔ پس اگر تم یہ پسند نہیں کرتے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاؤ۔ تو یاد رکھو کہ اپنے زندہ بھائیوں کا گوشت کھانا چھوڑ دو۔ وہ جو تمہاری نظر سے اوجھل ہیں اگر تم ان کی عزتوں پر دانت تیز کرتے ہو اور ان کے اموال کھانے کے لئے دن رات مچلتے اور تدبیریں سوچتے ہو تو یاد رکھو کہ یہ ویسی ہی ذلیل اور مکروہ اور خبیث بات ہے جیسے کوئی شخص اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھا لے۔ حضرت رسول اکرم ﷺ نے (۔) ایک ایسا عظیم الشان خطبہ دیا جو تمام دنیا کے لئے امن کا چارٹر ہے۔ اس خطبے میں وسعت بھی ہے اور گہرائی بھی ہے اور عظمتیں اور رفعتیں بھی ہیں۔ وہ ایک ایسا خطبہ ہے جس کی نظر میں نے آج تک دنیا کے کسی خطبے میں نہیں دیکھی۔ اس میں سے محض ایک اقتباس آج میں آپ کے سامنے پڑھ کر سناتا ہوں۔ حضرت اقدس محمد ﷺ نے اس عظیم آخری حج کے موقع پر جو خطبہ دیا اور بنی نوع انسان کو نصیحت کر کے اپنی رسالت کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا:۔

"اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے (مسلمانوں کو مخاطب نہیں فرمایا تمام بنی نوع انسان سے خطاب فرمایا)

"اے لوگو تمہارا رب ایک ہے تم ایک ہی باپ کی نسل ہو اس لئے تم میں چھوٹے بڑے کی تقسیم قابل قبول نہیں ہے۔ نہ کسی عربی کو کسی عجمی پر فضیلت ہے۔ نہ کسی عجمی کو کسی عربی پر نہ سفید سیاہ پر فضیلت رکھتا ہے اور نہ سیاہ سفید پر۔ صرف تقویٰ اور ذاتی قابلیت ہی وجہ فضیلت ہوگی اور اسلامی اقدار میں رنگ و نسل کو کوئی امتیاز حاصل نہیں ہوگا۔"

کیسے عظیم الشان عالمی نظام عدل کا اعلان فرمایا گیا اور وہ مسلمان ممالک جو اسلامی حکومت دنیا میں قائم کرنے کے خواہاں ہیں ان کو کیسی گہری اور دائمی پتے کی بات بتا دی گئی جس سے ٹل جائیں تو عدل ٹل جاتا ہے اور جب عدل ٹل جائے تو مذہب تو درکنار انسانی اقدار کی بھی کوئی بات باقی نہیں رہتی۔ یہی وہ سنت نبوی تھی جس نے مدتوں تک عالم اسلام کو عدل پر قائم رکھا۔ اور وہ زمانے جبکہ مسلمان بگڑ چکے تھے۔ ایک لمبے عرصے تک ان بگڑے ہوئے زمانوں میں بھی اسلامی حکومتیں سب سے زیادہ اولیت عدل کو ہی

بقیہ صفحہ 6

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریاض احمد ملک- دوالمیال

ہستی باری تعالیٰ دنیا کے مذاہب میں

ہستی باری تعالیٰ کا مضمون ایک غیر محدود ہستی سے تعلق رکھتا ہے۔ جو حی و قیوم بھی ہے جسے اونگھ تک نہیں آتی جو رب العالمین بھی ہے اور جزا و سزا کے دن کا مالک بھی۔ جو رحمٰن بھی ہے اور رحیم بھی۔ جس میں غفور و رحیم ہونے کی صفت بھی ہے اور جو علیٰ کل شئی قدیر بھی ہے اور جو سارے جہانوں کا پالنے والا رب ہے غرض ہستی باری تعالیٰ اپنی ذات میں اپنی صفات میں ایک غیر محدود ہستی ہے کہ جس قدر بھی اس مضمون پر غور کریں اس کے مطالب کو غیر محدود پائیں گے اور نئے سے نئے مطالب ظاہر ہوں گے۔

ہستی باری تعالیٰ کا مضمون ایک وسیع مضمون ہے اور یہ بھی باری تعالیٰ کی قدرت کاملہ ہے کہ تمام مضامین اس میں سے نکلتے ہیں۔ ملائکہ کیا ہیں۔ خدا تعالیٰ کی مخلوق جو اس کی طرف سے مختلف کاموں پر مقرر ہیں۔ نبی کیا ہیں۔ خدا تعالیٰ کی مخلوق جو اس کی طرف سے بھیجے ہوئے اور ہدایت یافتہ۔ آسمانی کتابیں کیا ہیں خدا تعالیٰ کا کلام۔ دعا کیا ہے خدا تعالیٰ کے حضور عجز و التجا' عبادت وغیرہ کیا ہیں - - خدا تعالیٰ کی عبادات۔ بندوں سے حسن سلوک کیا ہے۔ اپنے محبوب کے پیاروں سے پیار۔ اور اس ذریعہ سے اپنے محبوب آقا سے ملنے کی خواہش اور اس کے انعامات کی امید۔ غرض سارے مضمون اس کے گرد اس طرح گھومتے ہیں جیسے چاند اور دوسرے سیارے سورج کے گرد گھومتے ہیں اب ہم دیکھتے ہیں خدا تعالیٰ کے متعلق دنیا کے مذاہب کیا نظریات رکھتے ہیں۔ اور ہستی باری تعالیٰ کے متعلق مختلف اقوام عالم کیا کہتی ہیں۔

دنیا کی سب سے پرانی قوم کا خدا کے متعلق خیال

دنیا میں پرانی اقوام جو اب تک محفوظ چلی آتی ہیں ان میں سب سے پرانی میکسیکو کی قوم ہے یہ قوم بہت پرانی سمجھی جاتی ہے۔ مگر اس میں ایک خدا کا خیال موجود ہے جس کا نام اووناولونا (Awona Wilona) جو سب کا خالق ہے اور سب پر محیط ہے۔

افریقہ کے قدیمی باشندوں کا خیال

افریقہ کے پرانے اور قدیمی باشندوں میں بھی ایک وراءالوراء ہستی کے خیال کا پتہ لگتا ہے ان کے ایک قبیلے کا خیال ہے ایک وراء الوراء ہستی ہے جو سب کی خالق ہے اسے وہ نینگمو (Nyongmo) کہتے ہیں۔

بابلیوں میں خدا کا عقیدہ

بابلیوں میں بھی یہی عقیدہ پایا جاتا ہے بابل کے نہایت ہی پرانے بادشاہ کی ایک دعا نکلی ہے جو یہ ہے کہ اے دائمی بادشاہ تمام مخلوق کے مالک تو میرا خالق ہے۔ "اے بادشاہ تیرے رحم کے ساتھ۔ اے آقا جو تو سب پر رحم کرنے والا ہے۔ تیری وسیع بادشاہت رحم کرنے والی ہے اپنی الوہیت کی عبادت کی محبت میرے دل میں گاڑدے اور جو کچھ تجھے اچھا معلوم ہوتا ہے وہ مجھے دے۔ کیونکہ تو ہی ہے جس نے میری زندگی کو اس رنگ میں ڈھالا ہے" یہ اس قوم کی دعا ہے جسے بت پرست کہا جاتا ہے۔ اس میں بھی خدا کی ہستی کا عقیدہ موجود ہے۔

آسٹریلوی قدیمی باشندوں کا خیال

آسٹریلیا کا علاقہ جو چند صدیوں سے ہی دریافت ہوا ہے اور جہاں کے لوگ بالکل علیحدہ تھے ان کا قریباً خاتمہ کر دیا گیا۔ ان کا ارنٹا (Arunta) نامی ایک قبیلہ ہے وہ ایک ایسے خدا کا قائل ہے جو آسمانوں پر رہتا ہے اور اسے وہ الٹجرا (Altjira) کہتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ وہ چونکہ حلیم ہے۔ اس لئے سزا نہیں دیتا اس کی عبادت کی ضرورت نہیں۔

افریقہ کے وحشی قبیلہ کا عقیدہ۔

افریقہ کا ایک وحشی قبیلہ جسے زولو (Zulu) کہتے ہیں۔ ان میں بھی یہ عقیدہ پایا جاتا ہے کہ ایک غیر مرئی خدا ہے جو سب دنیا کا باپ ہے اس کا نام انکولنکولو (Unkulunkiulu) بتاتے ہیں دومبو ایک پرانا وحشی قبیلہ نوریلی (Nurelli) کے نام سے ایک زبردست خدا کی پرستش کرتا ہے۔ افریقہ کا مشہور مغربی نبو قبیلہ نزامبی (Nzambi) تمام دنیا کا پیدا کرنے والا اور بنی نوع انسان کا باپ قرار دیا جاتا ہے۔

عیسائیوں کا خدا کے متعلق خیال

مسیحیوں کا عقیدہ ہے کہ ایک خدا کی تین شاخیں ہیں۔ خدا باپ خدا بیٹا خدا روح القدس اور پھر یہ تینوں مل کر ایک بھی ہیں پھر صفات کے متعلق ان کا خیال یہ ہے کہ خدا کی خاص صفات میں سے ایک صفت عدل ہے۔ ان کے خیال میں حضرت مسیح خدا کے بیٹے تھے۔ جو انسانی شکل میں ظاہر ہوئے اور باوجود بے گناہ ہونے کے بنی نوع انسان کے گناہ اٹھا کر صلیب پر لٹکائے گئے۔

زرتشتیوں کا خدا کے متعلق خیال

ان لوگوں کا خدا کے متعلق یہ عقیدہ ہے کہ اس سے صرف نور آتا ہے۔ تکلیف اور دکھ خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں آسکتا اور اس لئے وہ خدا کے مقابلہ میں ایک اور طاقت بھی مانتے ہیں۔ جس سے ظلمت گناہ اور دکھ پیدا ہوتا ہے اور دنیا میں جس قدر تغیرات آتے ہیں ان کے نزدیک وہ سب انہیں دو بالا ہستیوں کی جنگوں کے نتیجہ میں آتے ہیں۔ کبھی ایک غالب آجاتا ہے۔ کبھی دوسرا' لیکن آخری زمانہ کی نسبت ان کا خیال ہے کہ نیکی کی طاقت غالب آجائے گی۔

ہندوؤں کا خدا کے متعلق خیال

یہ لوگ کہتے ہیں کہ خدا دنیا میں اوتار لیتا ہے اور مخلوق کا جنم لیتا ہے۔ اس طرح ہندوؤں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے سوا اور بہت سے دیوتا ہیں جن کو کارخانہ عالم چلانے میں بہت کچھ دخل حاصل ہے ان کے تین بڑے بڑے دیوتا برہما شو اور وشنو ہیں۔

آریوں کا خدا کے متعلق عقیدہ

ان کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے دنیا کو پیدا نہیں کیا۔ بلکہ دنیا کے ذرات اور ارواح خود بخود ہیں۔ خدا نے صرف جوڑ دیا ہے۔ اور سب صفات اقتداری کے وہ منکر ہیں۔ ان کے نزدیک خدا نہ رازق ہے نہ خالق نہ حفیظ۔

دین حق میں خدا کے متعلق عقیدہ

(دین حق) توحید کا داعی ہے۔ کلام الٰہی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ تم کہہ دو کہ خدا کی ہستی کے متعلق تم مختلف خیالات میں مبتلا ہو۔ قسم قسم کی تھیوریاں ایجاد کرتے ہو۔ طرح طرح کے فلسفے اور نکتے معلوم کرتے ہو لیکن خدا کے متعلق جو یقینی بات ہے اس کا نقطہ مرکزی یہ ہے کہ اللہ احد اللہ کی ذات ایسی ہے کہ ہر رنگ میں اور ہر طرح اپنے وجود میں ایک ہی ہے۔ نہ وہ کسی کی ابتدائی کڑی ہے اور نہ آخری سرا۔ نہ کسی کے مشابہ ہے اور نہ کوئی اس کے مشابہ صمد اس ہستی کو کہتے ہیں کہ جو خود کسی کا محتاج نہ ہو۔ بلکہ باقی سب چیزیں اس کی محتاج ہوں۔ یہ دعویٰ کہ اللہ ہے اور ایک ہے۔ اس دعویٰ کی دلیل اللہ الصمد میں دی گئی ہے دنیا کی ہر چیز اس کی محتاج ہے اور جب ساری چیزیں اس کی محتاج ہیں اور وہی ہمارے سب کام پورے کرتا ہے تو پھر کسی اور رب کی ضرورت ہی کیا رہ جاتی ہے۔ دنیا میں کوئی چیز اپنی ذات میں کامل نہیں بلکہ وہ دوسری چیزوں کی محتاج ہے کامل ذات صرف اللہ تعالیٰ کی ہے جو کسی کا محتاج نہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کی صمدیت کی دلیل یہ دی کہ احتیاج دو باتوں کے سبب سے پیدا ہوتی ہے اول ابتدائی تعلقات کی وجہ سے دوم آئندہ کے تعلقات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے دونوں قسم کے تعلقات کی نفی کر دی۔ اور ایک طرف تو اس کی صمدیت کا ثبوت دے دیا اور دوسری طرف اس کی احدیت کا ثبوت دے دیا۔

1- دین حق میں کامل توحید کو پیش کیا گیا۔ اور کامل توحید کو تین امور میں واضح کیا گیا کہ 1- خدا تعالیٰ کی ذات کہ وہ موجود ہے

2- خدا تعالیٰ کی ذات کہ وہ منفرد ہے یعنی کہ وہ اکیلا ہے۔

3- خدا کے واحد فی الصفات ہونے کو یعنی یہ کہ اس کی صفات میں کوئی ہمسری نہیں کر سکتا۔

اس میں بتایا گیا ہے کہ اصل میں ایک ہی خدا ہے جس کا نام اللہ ہے اور وہی سب چیزوں کا خالق ہے۔ اور وہ رب العالمین ہے اور دنیا کی ساری قومیں کسی نہ کسی نام سے اس کو مانتی اور تسلیم کرتی ہیں۔ (دین حق) توحید کا دین اللہ کی واحدانیت کا پرستار۔ احد کی عبادت کرنے والا دین جس کی پہلی تعلیم کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ احد ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔

دین حق میں اللہ کی توحید کا نہ صرف اقرار ہے بلکہ اللہ پر صدق دل سے ایمان بھی ایک لازمی امر ہے۔ اور دین حق توحید کا داعی ہے۔ اور اس توحید کی تعلیم کی خاطر تمام انبیاء کو اس دنیا میں مبعوث کیا گیا۔

OOO

ہماری تاریخ (الفضل 24 فروری 1956ء)

ہمارا فری ٹاؤن مشن

انگریزی اخبار البشریٰ کا اجراء۔

نومسلموں کی تعلیم و تربیت ایک الوداعی جلسہ

یہ مشن مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل کے زیر انتظام کام کر رہا ہے۔ یہاں سے خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک انگریزی اخبار البشریٰ شائع کیا جاتا ہے۔ حال ہی میں ایک خاص نمبر شائع کیا گیا۔ جو شہر میں اور بیرونی ممالک میں بھی بھجوایا گیا اور دعوت الی اللہ میں بہت ممد ہوا۔

مکرمی صوفی محمد اسحاق صاحب نامزد مربی لائبیریا فری ٹاؤن پہنچے۔ مولوی خلیل صاحب نے ان کے ساتھ ایبرڈین کلائن ٹاؤن اور ہل سٹیشن کا دورہ کیا۔ یہاں مسلمان اور عیسائی معززین کے ساتھ تعلقات پیدا کئے۔ پیغام حق پہنچایا۔ کتب تقسیم کیں۔ بعض لوگوں نے سوالات کا سلسلہ شروع کیا ان کے تسلی بخش جواب دیئے۔

احمدیہ بیت الذکر میں ہی چھوٹے پیمانے پر سکول ہے۔ جہاں چھوٹوں اور بڑوں کو کلام الٰہی پڑھایا جاتا ہے۔ مسائل و دیگر دعائیں سکھائی جاتی ہیں۔ صبح و شام درس بھی دیا جاتا ہے اب یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ محکمہ تعلیم کی مدد کے ساتھ یہ سکول باقاعدگی کے ساتھ جاری کیا جائے۔

اس سلسلہ میں مولوی خلیل صاحب نے افسران تعلیم سے مل کر اس بارے میں کوشش کی۔ اگرچہ اس شہر میں کئی عیسائی سکول ہیں۔ لیکن احمدی درسگاہ کوئی نہیں۔

عرصہ زیر رپورٹ میں مکرم نسیم سیفی صاحب رئیس المربیان مغربی افریقہ تشریف لائے۔ ان کے علاوہ صوفی محمد اسحاق صاحب اور خلیل احمد صاحب اختر لائبیریا اور گولڈ کوسٹ علی الترتیب روانہ ہونے والے تھے ان سب کے اعزاز میں الوداعی جلسہ کیا گیا۔

بیت الذکر احمدیہ کی بیرونی دیوار زیر تعمیر تھی۔ جو خدا کے فضل سے مکمل ہو گئی ہے۔ اور اس سلسلہ میں قریباً 70 پونڈ خرچ کئے گئے۔ احباب جماعت نے اور مربیان کرام نے امداد فرمائی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ جلد دین حق کو ان علاقوں میں سربلند کرے۔ اور ہمارے مربیان کی مساعی میں برکت دے۔ اور کامیابی عطا فرمائے۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام مصطفیٰ تبسم

اخلاقی تعلیم

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

ہمت نہیں ہارنی چاہئے۔ ہمت اخلاقِ فاضلہ میں سے ہے اور (صاحبِ ایمان) بڑا بلند ہمت ہوتا ہے ہر وقت خدا تعالیٰ کے دین کی نصرت اور تائید کے لئے تیار رہنا چاہئے اور کبھی بزدلی ظاہر نہ کرے۔ بزدلی منافق کا نشان ہے۔ (صاحبِ ایمان) دلیر اور شجاع ہوتا ہے مگر شجاعت سے یہ مراد نہیں کہ اس میں موقع شناسی نہ ہو موقع شناسی کے بغیر جو فعل کیا جاتا ہے وہ تہور ہوتا ہے۔ (صاحبِ ایمان) میں شتابکاری نہیں ہوتی بلکہ وہ نہایت ہوشیاری اور تحمل کے ساتھ نصرتِ دین کے لئے تیار رہتا ہے اور بزدل نہیں ہوتا۔

انسان سے کبھی ایسا کام ہو جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کو ناراض کر دیتا ہے۔ مثلاً کسی سائل کو اگر دھکا دیا تو سختی کا موجب ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والا فعل ہوتا ہے اور اسے توفیق نہیں ملے گی کہ اسے کچھ دے سکے' لیکن اگر نرمی یا اخلاق سے پیش آوے گا اور خواہ اسے پیالہ پانی ہی کا دے دے تو وہ ازالہ قبض کا موجب ہو جائے گا۔

بچپن کی عمر کا ذکر ہوا تو فرمایا۔

انسان کی فطرت میں یہ بات ہے کہ وہ رفتہ رفتہ ترقی کرتا ہے بچوں میں عادت ہوتی ہے کہ وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ آپس میں گالی گلوچ ہوتے ہیں۔ ذرا ذرا سی باتوں پر لڑتے جھگڑتے ہیں۔ جوں جوں عمر میں وہ ترقی کرتے جاتے ہیں عقل اور فہم میں بھی ترقی ہوتی جاتی ہے۔ رفتہ رفتہ انسان تزکیۂ نفس کی طرف آتا ہے۔

انسان کی بچپن کی حالت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ گائے بیل جانوروں ہی کی طرح انسان بھی پیدا ہوتا ہے۔ صرف انسان کی فطرت میں ایک نیک بات ہوتی ہے کہ وہ بدی کو چھوڑ کر نیکی کو اختیار کرتا ہے اور یہ صفت انسان میں ہی ہوتی ہے۔ کیونکہ بہائم میں تعلیم کا مادہ نہیں ہوتا سعدی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی ایک قصہ نظم میں لکھا ہے کہ ایک گدھے کو ایک بیوقوف تعلیم دیتا تھا۔ اور اس پر شب و روز محنت کرتا۔ ایک حکیم نے اسے کہا کہ اے بیوقوف تو یہ کیا کرتا ہے؟ اور کیوں اپنا وقت اور مغز بے فائدہ گنواتا ہے؟ یعنی گدھا تو انسان نہ ہوگا تو بھی کہیں گدھا نہ بن جاوے۔ درحقیقت انسان میں کوئی ایسی الگ شئے نہیں ہے جو کہ اور جانوروں میں نہ ہو لیکن فرق یہ ہے کہ انسان اپنے اخلاق میں ترقی کرتا ہے اور حیوان نہیں کرتا۔

پھر اخلاق کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

دیکھو ارنڈ کا تیل اور کھانڈ کیسے غلیظ ہوتے ہیں' لیکن جب خوب صاف کیا جاوے تو مصفّٰی ہو کر خوشنما ہو جاتے ہیں۔ یہی حال اخلاق اور صفات کا ہے اصل میں صفات کل نیک ہوتے ہیں جب ان کو بے موقعہ اور ناجائز طور پر استعمال کیا جاوے تو برے ہو جاتے ہیں اور ان کو گندہ کر دیا جاتا ہے لیکن جب انہی صفات کو افراط و تفریط سے بچا کر محل اور موقعہ پر استعمال کیا جاوے تو ثواب کا موجب ہو جاتے ہیں۔

حقیقی اخلاق کے متعلق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اخلاق دو قسم کے ہوتے ہیں ایک تو وہ ہیں جو آج کل کے نو تعلیم یافتہ پیش کرتے ہیں کہ ملاقات وغیرہ میں چاپلوسی اور مداہنہ سے پیش آتے ہیں اور دلوں میں نفاق اور کینہ بھرا ہوا ہوتا ہے۔ یہ اخلاق (کلام الٰہی) کے خلاف ہیں۔ دوسری قسم اخلاق کی یہ ہے کہ سچی ہمدردی کرے۔ دل میں نفاق نہ ہو اور چاپلوسی اور مداہنہ وغیرہ سے کام نہ لے جیسے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

(اللہ تعالیٰ عدل' احسان اور ایتاءِ ذی القربیٰ کا حکم دیتا ہے) یہ کامل طریق ہے اور ہر ایک کامل طریق اور ہدایت خدا کے کلام میں موجود ہے جو اس سے روگردانی کرتے ہیں وہ اور جگہ ہدایت نہیں پا سکتے اچھی تعلیم اپنی اثر اندازی کے لئے دل کی پاکیزگی چاہتی ہے جو لوگ اس سے دور ہیں اگر عمیق نظر سے ان کو دیکھو گے تو ان میں ضرور گند نظر آئے گا۔ زندگی کا اعتبار نہیں (عبادت) صدق و صفا میں ترقی کرو۔

5 نومبر 1903ء کو فرمایا۔

انسان کے اخلاق ہمیشہ دو رنگ میں ظاہر ہو سکتے ہیں یا ابتلاء کی حالت میں اور یا انعام کی حالت میں۔ اگر ایک ہی پہلو ہو اور دوسرا نہ ہو تو پھر اخلاق کا پتہ نہیں چل سکتا۔ چونکہ خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے اخلاق مکمل کرنے تھے۔ اس لئے کچھ حصہ آپ ﷺ کا مکی ہے اور کچھ مدنی۔ مکہ کے دشمنوں کی بڑی بڑی ایذا رسانی پر صبر کا نمونہ دکھایا اور باوجود ان لوگوں کے کمال سختی سے پیش آنے کے پھر بھی آپؐ ان سے حلم اور بردباری سے پیش آتے رہے اور جو پیغام خدا تعالیٰ کی طرف سے لائے تھے اس کی تبلیغ میں کوتاہی نہ کی پھر مدینہ میں جب آپ ﷺ کو عروج حاصل ہوا اور وہی دشمن گرفتار ہو کر پیش ہوئے تو ان میں سے اکثروں کو عفو کر دیا۔ باوجود قوت انتقام پانے کے پھر انتقام نہ لیا۔

پھر الحکم جلد 8 نمبر 8 صفحہ 7-8 مورخہ 10 مارچ 1904ء میں فرماتے ہیں۔

پس یاد رکھو کہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھائیوں کو دکھ دینا ٹھیک نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ جمیع اخلاق کے متمم ہیں اور اس وقت خدا تعالیٰ نے آخری نمونہ آپ ﷺ کے اخلاق کا قائم کیا ہے۔ اس وقت بھی اگر وہی درندگی رہی تو پھر سخت افسوس اور کم نصیبی ہے۔ پس دوسروں پر عیب نہ لگاؤ کیونکہ بعض اوقات انسان دوسرے پر عیب لگا کر خود اس میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ اگر وہ عیب اس میں نہیں اگر وہ عیب سچ مچ اس میں ہے تو اس کا معاملہ پھر خدا تعالیٰ سے ہے۔

اخلاقی گناہ کے متعلق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

بہت سے آدمی اس دنیا میں ایسے ہیں کہ ان کی زندگی ایک اندھے آدمی کی سی ہے کیونکہ وہ اس بات پر کوئی اطلاع ہی نہیں رکھتے کہ وہ گناہ کرتے ہیں یا گناہ کسے کہتے ہیں۔ عوام تو عوام بہت سے عالموں فاضلوں کو بھی پتہ نہیں کہ وہ گناہ کر رہے ہیں حالانکہ وہ بعض گناہوں میں مبتلا ہوتے ہیں اور کرتے رہتے ہیں۔ گناہوں کا علم جب تک نہ ہو اور پھر انسان ان سے بچنے کی فکر نہ کرے تو اس زندگی سے کوئی فائدہ نہ اس کو ہوتا ہے نہ دوسروں کو۔ خواہ سو برس عمر میں بھی کیوں نہ ہو جاوے لیکن جب انسان گناہ پر اطلاع پا لے اور ان سے بچے تو وہ زندگی مفید زندگی ہوتی ہے مگر یہ ممکن نہیں ہے جب تک انسان مجاہدہ نہ کرے اور اپنے حالات اور اخلاق کو ٹٹولتا نہ رہے کیونکہ بہت سے گناہ اخلاقی ہوتے ہیں۔ جیسے غصہ' غضب' کینہ' جوش' ریا' تکبر' حسد وغیرہ یہ سب بداخلاقیاں ہیں۔ جو انسان کو جہنم تک پہنچا دیتی ہیں انہی میں سے ایک گناہ جس کا نام تکبر ہے شیطان نے کیا تھا۔ یہ بھی ایک بدخُلقی ہی تھی......

یاد رکھو کہ یہ تکبر صرف انسان ہی میں نہیں ہے بلکہ بہت ہیں جو اپنے غریب بھائیوں پر تکبر کرتے ہیں اور اس طرح پر بہت سی نیکیوں سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اور یہ تکبر کئی طرح پر ہوتا ہے کبھی دولت کے سبب سے' کبھی علم کے سبب سے' کبھی حسن کے سبب سے' کبھی نسب کے سبب سے' غرض مختلف صورتوں سے تکبر کرتے ہیں اور اس کا نتیجہ وہی محرومی ہے اور اسی طرح پر بہت سے بُرے خلق ہوتے ہیں جن کا انسان کو کوئی علم نہیں ہوتا اسلئے کہ وہ کبھی ان پر غور نہیں کرتا اور نہ فکر کرتا ہے۔ انہی بداخلاقیوں میں سے ایک غصہ بھی ہے۔ جب انسان اس بداخلاقی میں مبتلا ہوتا ہے تو وہ دیکھے کہ اس کی نوبت کہاں تک پہنچ جاتی ہے۔ وہ ایک دیوانہ کی طرح ہوتا ہے اس وقت جو اس کے منہ میں آتا ہے کہہ گذرتا ہے اور گالی وغیرہ کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ اب دیکھو اسی ایک بداخلاقی کے نتائج کیسے خطرناک ہو جاتے ہیں۔ پھر ایسا ہی ایک حسد ہے کہ انسان کسی کی حالت یا مال و دولت کو دیکھ کر کڑھتا اور جلتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کے پاس نہ رہے اس سے بجز اس کے کہ وہ اپنی اخلاقی قوتوں کا خون کرتا ہے۔ کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ پھر ایک بداخلاقی بخل کی ہے۔ باوجودیکہ خدا تعالیٰ نے اس کو مقدرت دی ہے مگر یہ انسانوں پر رحم نہیں کرتا۔ ہمسایہ خواہ ننگا ہو بھوکا ہو مگر اس کو اس پر رحم نہیں آتا۔ (اہل ایمان) کے حقوق کی پرواہ نہیں کرتا۔ وہ بجز اس کے کہ دنیا میں مال و دولت جمع کرتا رہے اور کوئی کام دوسروں کی ہمدردی اور آرام کے لئے نہیں رکھتا۔ حالانکہ اگر وہ چاہتا اور کوشش کرتا تو اپنے قویٰ اور دولت سے دوسروں کو فائدہ پہنچا سکتا تھا مگر وہ اس بات کی فکر نہیں کرتا۔

غرضیکہ طرح طرح کے گناہ ہیں۔ جن سے بچنا ضروری ہے۔ یہ تو موٹے موٹے گناہ ہیں جن کو گناہ ہی نہیں سمجھتا پھر زنا' چوری' خون وغیرہ بھی بڑے بڑے گناہ ہیں۔ اور ہر قسم کے گناہوں سے بچنا چاہئے۔

اخلاقی کمزوریوں کے متعلق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

خدا کا ولی بننا آسان نہیں۔ بلکہ مشکل ہے کیونکہ اس کے لئے بدیوں کا چھوڑنا بُرے ارادوں اور جذبات کو چھوڑنا ضروری ہے اور یہ بہت مشکل کام ہے۔ اخلاقی کمزوریوں اور بدیوں کو چھوڑنا بعض اوقات بہت ہی مشکل ہو جاتا ہے۔ ایک خونی خون کرنا چھوڑ سکتا ہے۔ چور چوری کرنا چھوڑ سکتا ہے۔ لیکن ایک بداخلاق کو غصہ چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے یا تکبر والے کو تکبر چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ اس میں دوسروں کو جو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے پھر خود اپنے آپ کو حقیر سمجھتا ہے لیکن یہ سچ ہے کہ جو خدا تعالیٰ کی عظمت کے لئے اپنے آپ کو چھوٹا بناوے گا۔ خدا تعالیٰ اس کو خود بڑا بناوے گا۔ یہ یقینا یاد رکھو کہ کوئی بڑا نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ آپ کو چھوٹا نہ بنائے۔ یہ ایک ذریعہ ہے جس سے انسان کے دل پر ایک نور نازل ہوتا ہے اور وہ خدا تعالیٰ کی طرف کھینچا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سبکو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے ہر ارشاد پر صدق دل سے عمل کرنے کی توفیق عطا کرے اخلاقی طور پر ہمارا نمونہ جس طرح حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ہم سے چاہتے ہیں ویسا ہو۔ آمین

○○○

املانامہ

الف ممدودہ

گوپی چند نارنگ اپنی کتاب املانامہ میں لکھتے ہیں۔

الف ممدودہ

الف ممدودہ کا مسئلہ صرف مرکبات میں پیدا ہوتا ہے۔ یعنی دل آرام لکھا جائے یا دلارام۔ ایسی صورت میں اصول یہ ہونا چاہئے کہ معیاری تلفظ کو رہنما بنایا جائے اور مرکب جیسے بولا جاتا ہو' ویسے لکھا جائے۔

بغیر مد کے: برفاب تیزاب سیلاب غرقاب سیماب زہراب خوشامد دستاویز گلافتاب تلخاب سردابہ گرمابہ مرغابی

مع مد کے: گرد آلود دل آویز عالم آرا جہان آباد دل آرا دل آرام دوآبہ ابر آلود خمار آلود قہر آلود زہر آلود زنگ آلود خون آلود رنگ آمیز درد آمیز جہاں آرا حسن آرا خانہ آباد عشق آباد عدم آباد

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

دوستم کی پیش قدمی

افغانستان میں ابھی تک گزشتہ کئی ماہ سے طالبان قوت میں چلے آرہے ہیں اور ان کے مقابل پر آنے والے تمام افغان گروپ شکستوں سے دوچار ہوتے چلے آرہے ہیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو کے دور اقتدار میں طالبان نے افغانستان کا اقتدار سنبھالنے میں کامیابی حاصل کرلی تھی۔ اس وقت یہ الزام بار بار عائد کیا گیا تھا کہ طالبان کو پاکستان کی حمایت حاصل ہے اور یہ کہ طالبان کی فوجی ٹریننگ اور تربیت پاکستان نے کی ہے سابق وزیر داخلہ جنرل ریٹائرڈ نصیر اللہ بابر کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ وہ طالبان کی تربیت کے ذمہ دار اور انچارج ہیں۔ تاہم حکومت پاکستان کی طرف سے ہمیشہ ان الزامات کی تردید کی جاتی رہی۔

موجودہ نواز شریف حکومت کے برسراقتدار آنے کے بعد افغان پالیسی میں تبدیلی کی باتیں بھی سننے میں آتی رہی ہیں۔ تاہم اس بارے میں کوئی واضح اشارے نہیں مل سکے۔

تازہ اطلاعات کے مطابق افغانستان میں طالبان کے خلاف دوستم مسعود اتحاد نے زبردست سہ طرفہ حملہ کیا ہے اور گھمسان کی جنگ جاری ہے۔ صرف صوبہ بدغیس میں طالبان کے 72 فوجی ہلاک اور 40 کے قریب زخمی ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ ریڈیو تہران کے مطابق ازبک لیڈر عبدالرشید دوستم اور روس کے خلاف جدوجہد میں شہرت حاصل کرنے والے مسعود کے مشترکہ اتحاد نے دعویٰ کیا ہے بدغیس کے دارالحکومت قلعہ نو کی طرف پیش قدمی جاری ہے۔ اور قلعہ نو کے شمالی علاقہ سنگ آتش میں بھاری ہتھیاروں سے جنگ ہو رہی ہے۔

دریں اثناء صوبہ پروان میں مسعود دوستم اتحاد نے جبل السراج کے شمال مغربی نواحی علاقوں کے علاوہ کوہ پر کردہ اور فراق کی پہاڑی چوٹیوں پر قبضے کا بھی دعویٰ کیا ہے۔

تیسرے محاذ پر وادی پنج شیر کے دہانہ پر واقع باغل اور سنگ جان کے علاقوں میں بھی شدید جنگ کی اطلاعات ملی ہیں اس کے علاوہ پاک افغان سرحد کے قریب سابق ننگرہار دشورای اور طالبان کی فوجوں کے درمیان جنگ جاری ہے۔ گزشتہ شب مارٹر توپوں کے گولے پاکستانی علاقوں میں گرنے سے ایک افغان مہاجر ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ ننگرہار کے سابق گورنر حاجی عبدالقدیر کے بیٹے جمال خان اور دیگر 28 فوجیوں کو بھی گرفتار کرلیا گیا ہے۔

حزب اسلامی افغانستان جو ایک وقت میں افغانستان کی طاقتور طاقت شمار ہوتی تھی اس کے لیڈر گلبدین حکمت یار نے گزشتہ روز ایرانی وزیر خارجہ علی اکبر ولایتی سے ملاقات کی۔ اور افغانستان کی تازہ ترین صورت حال پر بات چیت کی۔ دونوں رہنماؤں نے اتفاق کیا کہ باہمی جنگ اور تصادم افغان مسئلہ کا حل نہیں ہے۔ بلکہ مذاکرات سے ہی امن بحال ہو گا۔

OOO

ایران کا جوابی اقدام

گزشتہ ہفتے جرمنی کی ایک عدالت نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ ایرانی حکومت نے اپنی حزب اختلاف کے لیڈر کو قتل کرنے کے لئے اپنے آدمی جرمنی بھیجے تھے۔ اس فیصلے کے اعلان کے ساتھ ہی یورپی یونین کے ممالک نے اپنے سفیر ایران سے واپس بلا لئے تھے۔ ایران نے اس فیصلے کو غلط قرار دیا اور ایران میں اس فیصلے کے خلاف مظاہرے شروع ہو گئے ہیں۔

اب ایران نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے یورپی یونین کے ممالک سے اپنے سفیر واپس بلا لئے ہیں۔ ایران نے عرب ممالک کی تنظیم عرب لیگ سے بھی درخواست کی ہے کہ وہ یورپی یونین کے ساتھ حالیہ تنازعے میں ایران کا ساتھ دیں۔

ایران کی پارلیمنٹ نے جرمنی کے ساتھ ایران کے معاشی اور سیاسی تعلقات پر مکمل نظر ثانی کرنے کا کہا ہے۔ پارلیمنٹ کے سپیکر حسن درانی نے مطالبہ کیا ہے کہ جرمنی کے ساتھ ہر قسم کی سرمایہ کاری روک دی جائے۔ اور جرمن آلات کی خریداری بند کردی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ایران یورپین یونین کے ساتھ اہم بات چیت میں بھی حصہ نہیں لے گا۔ ایران نے آسٹریلیا کے وفد کا دورہ ایران روکنے کا بھی اعلان کیا ہے۔

OOO

صدر کلنٹن کی اسرائیل سے مایوسی

اسرائیل عالمی رائے عامہ کی مشترکہ آواز کی مخالفت کرتے ہوئے پوری ہٹ دھرمی سے مشرقی بیت المقدس میں اسرائیلی بستیوں کی تعمیر کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہے۔

امریکہ کے صدر کلنٹن جنہوں نے سابق اسرائیلی حکومت کے ساتھ مل کر مشرق وسطیٰ میں امن کے نئے دور کا آغاز کیا تھا پوری کوشش میں ہیں کہ وہ اسرائیلی حکومت کو اس کے اقدامات سے باز رکھیں لیکن 17۔ اپریل کی ملاقات میں اسرائیل کے انتہا پسند وزیر اعظم تین یاہو نے امریکی صدر کی تمام تجاویز مسترد کر دی ہیں۔ امریکی صدر قیام امن کا عمل بچانے کے لئے مداخلت پر تیار ہیں۔ لیکن اسرائیلی وزیر اعظم اور فلسطینی لیڈر یاسر عرفات کو اس کی سیاسی قیمت ادا کرنی ہو گی۔ صدر کلنٹن چاہتے ہیں کہ اسرائیل یہودی بستیوں کی تعمیر بند کر دے اور یاسر عرفات فلسطینی دہشت گردوں کے خلاف سخت اقدامات کریں۔

امریکی محکمہ خارجہ کے کو آرڈی نیٹر ڈینس راس اس ہفتے کے آخر تک علاقے میں پہنچیں گے۔ ادھر مصر کے صدر حسنی مبارک نے امن کے عمل میں تعطل کو ختم کرنے کے لئے اپنے سیاسی مشیر اسامہ الباز کو واشنگٹن بھیجا ہے۔

یاد رفتگان

محترم قریشی نثار احمد صاحب

محمد دین انور

مکرم قریشی نثار احمد صاحب سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا 97-3-10 کو میو ہسپتال لاہور میں بعد از عصر چھ بجے قریباً 54 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ قریباً اڑھائی ماہ بیمار رہے۔ ڈاکٹروں کی تشخیص کے مطابق ان کے دماغ میں رسولی تھی۔ جس کا اپریشن کیا گیا۔

اور وہ واپس سرگودھا گھر آگئے۔ آہستہ آہستہ انہیں افاقہ ہو رہا تھا۔ مگر وفات سے دو تین پہلے ان کی طبیعت یکدم خراب ہو گئی۔ انہیں فوری طور پر علاج کے لئے واپس لاہور لے جایا گیا۔ جہاں ان کو پوری کوشش سے طبی امداد دی گئی۔ لیکن وہ جاں بر نہ ہو سکے۔ انہوں نے اپنی جان جان آفرین کے سپرد کردی۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

ان کا جنازہ اسی رات دارالضیافت ربوہ لایا گیا۔ 97-3-11 کو بعد ظہر بیت مہدی گول بازار میں ان کا جنازہ ادا کیا گیا اس کے بعد عام قبرستان میں ان کی تدفین عمل میں لائی گئی۔ بعد از تدفین خاکسار نے دعا کرائی۔ موصوف اوصاف حمیدہ کے حامل تھے۔ ابھی ان کی تعلیم مکمل نہیں ہوئی تھی۔ کہ ان کے والد مکرم قریشی بشیر احمد صاحب آف عارف والہ وفات پا گئے۔ والد کی وفات کی وجہ سے ان کی تعلیم ادھوری رہ گئی۔ بیوہ والدہ چار نوعمر چھوٹی بہنوں ایک صغیر سن بھائی کی ذمہ داریوں کا بہت بڑا بوجھ ان کے کندھوں پر آن پڑا۔ ذمہ داریوں کے اس بوجھ کو انہوں نے نہایت جاں فشانی۔ صبر و استقامت کے ساتھ خوش اسلوبی سے نبھایا۔ انہوں نے اپنی کٹھن زندگی کے تمام مراحل بہت حوصلہ مندی اور ثابت قدمی سے طے کئے۔ والد کی وفات کے بعد انہوں نے فیڈرل پبلک سکول سرگودھا میں ملازمت کرلی۔ ملازمت کا قریباً تیس سالہ عرصہ زیادہ تر سرگودھا میں گزرا۔ وفات کے وقت وہ فیڈرل پبلک سکول جہلم میں بطور پرنسپل کام کر رہے تھے۔ دوران ملازمت ان کا سلوک اپنے رفقائے کار اور ماتحتوں کے ساتھ نہایت ہی قابل تحسین رہا۔ وہ ایک نہایت ہی محنتی۔ فرض شناس اور قابل معلم تھے۔ وہ طالب علموں اور ان کے والدین میں بہت ہر دل عزیز تھے۔ بہت سے شاگردوں نے ان سے بطور خاص استفادہ کیا۔ وہ ایک باصلاحیت منتظم اور اعلیٰ درجہ کے مقرر تھے۔ ان کی تقریر پر مغز اور انتہائی دل نشین ہوتی تھی۔ ان کے محکمہ کے افسران ان کی اعلیٰ کارکردگی کے معترف تھے۔ وہ ایک نہایت متوکل انسان تھے۔ عبادات کے ساتھ انہیں انتہائی شغف تھا۔ سلسلہ کے ساتھ انہیں والہانہ وابستگی تھی۔ پرجوش داعی الی اللہ تھے۔ ان کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ وہ اپنے اعلیٰ اخلاق اور شرافت کی وجہ سے دوسروں کو اپنا گرویدہ بنا لیتے تھے۔ انہیں بہت احترام اور قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ ان کی غیر متوقع رحلت بہت المناک ہے۔ اس سے نہ صرف ان کے اپنے عزیزوں بلکہ دوسروں کو بھی زبردست صدمہ پہنچا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔

OOO

بقیہ صفحہ 3

دیتی رہیں اور اسلامی شریعت کا بنیادی تصور ان کے نزدیک عدل تھا۔ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنے پاک نمونوں میں اس بین الاقوامی عدل کی ایسی حسین اور درخشندہ مثالیں بیان فرمائیں کہ ان کے مطالعہ سے انسان کا ظاہر و باطن چمک اٹھتا ہے لیکن وقت کی رعایت سے میں ایک دو باتیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

حضور انور ﷺ کو انسانی قدروں کا پاس تھا۔ آپ جانتے تھے کہ مذہب کی حقیقت یہ ہے کہ انسان کو شرف انسانی پر قائم کیا جائے اور انسان کو انسان کی عزت کے راز بتائے جائیں۔ تب وہ اس لائق ہو گا کہ اپنے خدا کی عزت کو قائم کر سکے اور اپنے خدا کے حضور جھک سکے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں سے عام روزمرہ کی باتوں سے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے عالمی رجحانات اور انسانی تصورات کا پتہ چلتا ہے۔ آنحضور ﷺ کے زمانہ میں سب سے زیادہ مخالفت آپؐ کی یہود نے کی۔ اور وہ جنگیں جو دوسرے عربوں سے لڑی گئیں اور مشرکوں سے لڑی گئیں۔ ان کے متعلق بھی محققین جانتے ہیں کہ ان کی بنیاد یہودی پراپیگنڈے پر تھی۔ جو جگہ جگہ اسلام کے خلاف آگ بھڑکاتے پھرتے تھے۔ ان کے شعراء بھی اور ان کے خطیب بھی اور ان کے راہ نما لیڈر بھی بار بار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے خلاف جنگ کے شعلے بھڑکاتے رہے اور بھڑکانے میں کامیاب ہوئے ایک موقع پر آنحضرت ﷺ اپنے صحابہؓ کے ساتھ ایک جگہ پر تشریف فرما تھے تو ایک جنازہ گزرا باقی صحابہؓ بیٹھے رہے لیکن حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اچانک جنازے کے احترام میں کھڑے ہو گئے۔ ایک صحابیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو علم نہیں کہ یہ یہودی کا جنازہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا کیا یہودی انسان نہیں ہوتے (نعرے محسن انسانیت زندہ باد) پس وہ قوم جس نے مذہبی اور سیاسی نفرتوں میں اپنی مخالفت کو انتہاء تک پہنچا دیا تھا۔ اس قوم کی طرف بحیثیت انسان آنحضرت ﷺ کی کیسی نظر تھی۔ اور اس قوم کے ایک مردہ کے لئے وہ سب زندوں میں سے سب سے زیادہ زندہ انسان احتراماً اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ یہ وہ بین الاقوامی اخوت اور محبت کی تعلیم ہے جو تمام بنی نوع انسان کو گہرے رحمی رشتوں میں ایک دفعہ پھر مضبوطی سے باندھ سکتی ہے۔

OOO

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

منگل 22-اپریل 1997ء

12-00 رات-اردو کلاس-
1-00 تعلیم دین حق-روحانی خزائن-
2-00 ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
3-00 نارویجین زبان سیکھئے-
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر-حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
5-00 لقاء مع العرب-
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن-سپورٹس-باسکٹ بال ٹورنامنٹ-
7-00 صبح-اردو کلاس
8-00 نارویجین زبان سیکھئے-
9-00 ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
11-00 پشتو پروگرام-
12-00 دوپہر-تعلیم دین حق-روحانی خزائن-
12-55 لقاء مع العرب
1-55 اردو کلاس-
2-55 بنگالی پروگرام-
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 فرنچ زبان سیکھئے-
5-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- (21-12-90)- از بیت الفضل لندن-یو-کے-
6-00 شام-ترجمہ کلام الہی کلاس-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- (22-4-97)-
7-00 طبی معاملات- ڈائریا مہمان ڈاکٹر عبدالباری-چائلڈ سپیشلسٹ-میزبان-ڈاکٹر سلطان-اے-مبشر-
8-00 رات لقاء مع العرب-
9-00 نارویجین پروگرام-
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 جرمن پروگرام-

جمعرات 24-اپریل 1997ء

12-00 رات-اردو کلاس-
1-00 المائدہ-چکن پیزا-
2-00 ترجمہ کلام الہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (23-4-97)-
3-00 عربی زبان سیکھئے-
3-30 عربی پروگرام-قصیدہ-نظم-
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
5-00 لقاء مع العرب-
5-50 کینیڈین ہارزن-
7-00 صبح-اردو کلاس (دوبارہ)-
8-00 عربی زبان سیکھئے-
8-30 عربی پروگرام-قصیدہ-نظم-
8-45 ترجمہ کلام الہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 97-4-23
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
11-00 سندھی پروگرام- خطبہ کا سندھی ترجمہ (21-7-95)-
12-00 دوپہر-المائدہ چکن پیزا-
12-55 لقاء مع العرب
1-55 اردو کلاس
2-55 بنگالی پروگرام-
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 ڈچ زبان سیکھئے-
5-00 چینی پروگرام-(-) اصول کی فلاسفی-
6-00 ہومیو پیتھی کلاس-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
7-00 رات کوئز پروگرام- ناصرات الاحمدیہ ربوہ بمقابلہ گوجرانوالہ-
7-30 الزامات کے جوابات-حضرت صاحب کی طرف سے حصہ سوئم-
8-00 لقاء مع العرب-
9-00 بوسنین پروگرام-
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 جرمن پروگرام-

جمعہ 25-اپریل 1997ء

12-00 رات-اردو کلاس-
1-00 بزم مشاعرہ- از نصرت جہاں اکیڈیمی- ربوہ-
2-00 ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
3-00 ڈچ زبان سیکھئے-
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر-
5-00 لقاء مع العرب
6-00 کوئز پروگرام- ناصرات الاحمدیہ ربوہ بمقابلہ گوجرانوالہ-
6-30 الزامات کے جوابات حضرت صاحب کی طرف سے- حصہ سوئم- (15-3-1994)-
7-00 صبح-اردو کلاس-
8-00 ڈچ زبان سیکھئے-
9-00 ہومیو پیتھی کلاس-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 پشتو پروگرام-
12-00 دوپہر بزم مشاعرہ از نصرت جہاں اکیڈیمی ربوہ-
1-00 لقاء مع العرب-
2-00 اردو کلاس-
3-00 بنگالی پروگرام-
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 درود شریف اور نظم-
5-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- (25-4-97) بیت الفضل لندن-یو-کے-
6-15 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ-١
7-15 رات کمپیوٹرز ہر ایک لئے-حصہ چہارم-
8-00 لقاء مع العرب
9-00 سواحیلی پروگرام-
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
11-00 جرمن پروگرام-

ہفتہ 26-اپریل 1997ء

12-00 رات-اردو پروگرام-
1-00 دوپہر طبی معاملات- از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب-
2-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (25-4-97)-
3-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- اردو بولنے والے احباب کے ساتھ (25-4-97)-
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
5-00 رات لقاء مع العرب-
6-00 کمپیوٹرز ہر ایک کے لئے حصہ ششم-
7-00 صبح-اردو کلاس
8-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- تقریر از امام عطاء المجیب صاحب راشد-
9-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ (25-4-97)-
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
11-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (25-4-97)-
12-00 طبی معاملات از ڈاکٹر مجیب الحق-
12-45 لقاء مع العرب-
1-50 اردو کلاس-
2-30 بنگالی پروگرام-
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چینی زبان سیکھئے-
5-00 مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- (28-7-86)- محمود ہال-لندن-
6-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ-(26-4-97)-
8-00 لقاء مع العرب-
9-00 عربی پروگرام-
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت کرنا سیکھیں-
11-00 جرمن پروگرام-

بقیہ صفحہ 1

ڈاکٹر اور طبیب جو اپنے مریض کے لئے دعا نہیں کرتا- ظالم اس لئے ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ صرف دوائی سے آرام آجائے گا یا اس کی طبی مہارت مریض کے کام آجائے گی- ڈاکٹر کی مہارت اور دوا اس وقت مریض کے کام آتی ہے جب اللہ تعالیٰ آسمانوں سے ایسا حکم نازل کرتا ہے ورنہ وہ فائدہ نہیں کرتی-

پس بائیں طرف جھکنے والے مریض سمجھتے ہیں کہ بس دوا لے لی ہے دعا کرنے کی ضرورت نہیں ہے- یا اللہ کے فضل کی ضرورت نہیں ہے- لیکن جو شخص (صاحب ایمان) ہے اور راہ راست اور صراط مستقیم پر چلنے والا ہے- وہ دوا کھاتا بھی ہے اور وہ دوا پر بھروسہ بھی نہیں رکھتا- وہ دوا اس لئے کھاتا ہے کہ اس کے رب نے اسے کہا کہ تیرے لئے یہ دوا پیدا کی گئی ہے تو اسے استعمال کر-

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے رحم کو جذب کرتی ہے جو شخص بیماری کی حالت میں دوا استعمال کرتا ہے اور اپنے رب کے حضور عاجزانہ جھکتا ہے اسے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفا بخشتا ہے-

(از خطبہ 24 نومبر 1972)

تبدیلی نام

○ میرا نام فخر احمد طاہر تھا- آئندہ مجھے فخر احمد طاہر کی بجائے صرف فخر احمد پکارا اور لکھا جائے-

فخر احمد ابن منیر الدین احمد صاحب
کوارٹر تحریک جدید نمبر 83
دار الصدر جنوبی ربوہ

ضرورت خادم بیت الحمد

○ احمدیہ بیت الحمد جہلم شہر کے لئے ایک مستعد اور محنتی خادم کی ضرورت ہے سنگل اور فیملی رہائش کا انتظام ہے انتہائی مناسب معاوضہ دیا جائے گا خواہش مند اپنے امیر/صدر صاحب کی تصدیق سے رابطہ کریں-

ضیاء الحق ہیشمی امیر جماعت احمدیہ جہلم

بقیہ صفحہ 3

لیمپ کی ایک تو وہ روشنی ہے جو اس کے اندر جلنے والے تیل کی نسبت سے پیدا ہوتی ہے وہ ایک ہی درجہ کی ہے لیکن ایک وہ روشنی ہے جو مختلف چیزوں پر پڑ کر اپنے حجم اور اپنی وسعت بدلتی چلی جاتی ہے- یہی مضمون اس جگہ بیان کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں سورج کو اور اس کی اس روشنی کو جو اس کی ذاتی روشنی ہے-

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 21 - اپریل-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 16 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 33 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے یقین دلایا ہے کہ امریکہ میں ہیروئن کیس میں ملوث تمام لوگوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ حکومت سکواڈرن لیڈر فاروق اور ان کے ساتھیوں کی مکمل تحقیقات کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ آج کل ہر شعبے میں اس مذموم دھندے میں ملوث بدبخت لوگ ملتے ہیں لیکن آئندہ ایسا افسوس ناک واقعہ نہیں ہو گا۔ اور کسی کرپٹ شخص کو چھوڑا نہیں جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ بھارت پاکستان میں عدم استحکام کی آس لگائے بیٹھا ہے لیکن عوام کو اتحاد و یک جہتی کا مظاہرہ کر کے بھارتی عزائم خاک میں ملانا ہوں گے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ پارلیمنٹ احتساب آرڈی ننس منظور کر لے گی۔

○ وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے نتھیا گلی میں ایک وفد سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ قومی دولت لوٹنے والے احتساب کی زد میں آکر رہیں گے۔ ملکی وسائل کا ناجائز استعمال کرنے والوں کا بھی محاسبہ ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ ماضی میں قومی خزانہ ذاتی مقاصد کے لئے استعمال کیا گیا۔ لیکن ہم نے حکومتی اخراجات کم کر دیئے ہیں۔ انہوں نے گلیات اور ہزارہ ڈویژن میں آٹے کی قلت دور کرنے کے لئے خصوصی ہدایات جاری کیں۔

○ سابق وزیر اعظم اور پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے ملک میں آٹے کے بحران کا ذمہ دار پیپلز پارٹی کو ٹھہرانے کے الزام کی سختی سے تردید کی اور کہا کہ آٹے کا بحران حکومت کے آدمیوں کو نوازنے کے لئے دانستہ پیدا کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب بحران حکومت کے حلق میں پھنس گیا ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ ذمہ دار عناصر کا سراغ لگا کر ان کو سزا دے۔ انہوں نے کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ حکومت مسائل سے غفلت برت رہی ہے اگر یہی صورت حال برقرار رہی تو عوام کو سڑکوں پر آنے سے کوئی نہیں روک سکے گا۔

○ بھارتی پارلیمنٹ کے ایوان زیریں (لوک سبھا) میں سب سے بڑے سیاسی اتحاد "یونائیٹڈ فرنٹ" نے اندر کمار گجرال کو گزشتہ روز اپنا لیڈر مقرر کر دیا ہے اور اب وہ بھارت کے بارہویں وزیر اعظم ہوں گے یونائیٹڈ فرنٹ کے لیڈر منتخب ہونے پر آئی کے گجرال نے کہا کہ نئی حکومت کی تشکیل کے بعد وہ پاکستان سے تعلقات بہتر بنائیں گے۔ اور آزاد خارجہ پالیسی اختیار کی جائے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ میری حکومت یورپ، امریکہ چین اور روس کے ساتھ تعلقات کو ایک جیسی اہمیت دے گی۔ عوام کے بنیادی مسائل حل کرنے کی طرف توجہ دی جائے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ مجھے فخر ہے کہ مجھ جیسے عام آدمی کو قوم کی خدمت کرنے کے لئے کہا جا رہا ہے۔

○ اینٹی کرپشن پولیس نے سابق صوبائی وزیر ٹکا محمد اقبال کو 16 ایم پی او کے تحت گرفتار کر کے ایک ماہ کے لئے کوٹ لکھپت جیل میں نظر بند کر دیا ہے۔ انہیں عید کی صبح پانچ بجے ان کی رہائش گاہ واقع گل برگ سے گرفتار کیا گیا۔ اینٹی کرپشن کے مقدمہ کے مطابق ٹکا اقبال نے وٹو دور میں موسم گزر جانے کے بعد 28 کروڑ کی گندم خرید کر قومی خزانے کو نقصان پہنچایا۔ اس سے پہلے وفاقی وزیر خوراک عابدہ نے ان پر چار کروڑ روپے کی گندم سمگل کرنے کا الزام بھی لگایا تھا۔ ان پر الزام لگایا گیا ہے کہ انہوں نے فلور ملوں سے بھاری رشوت لے کر ان کو کوٹے سے زیادہ گندم فراہم کی تھی۔ دریں اثناء پیپلز پارٹی کے ترجمان نے اس گرفتاری کو توہین عدالت کہا ہے۔ ترجمان کے بیان کے مطابق آٹے کا بحران نگران اور موجودہ حکومت کا پیدا کردہ ہے۔ صرف اپنی نااہلی چھپانے کے لئے حکومت نے یہ اقدام کیا ہے۔

○ واپڈا کی اصلاح کے سلسلے میں قائم کی گئی کمیٹی کے ممبر اور سابق ممبر پاور واپڈا جاوید اختر نے اپنے ایک بیان میں بتایا ہے کہ بجلی ہر سال 25 سے 40 فیصد تک مہنگی کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر دور کے پاور پراجیکٹ سے واپڈا کی حالت خطرناک حد تک بگڑ چکی ہے۔ بے نظیر دور میں ایسی لوٹ سیل لگائی گئی کہ واپڈا کے پاس میٹریل خریدنے کے لئے بھی پیسے نہیں ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ کمیٹی نے بحران پر قابو پانے کے لئے سفارشات پیش کر دی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں پاور کے منصوبوں کے غیر ملکی معاہدوں کو منسوخ کر دینا چاہئے۔

○ لاہور میں عید کے روز قتل اور خودکشی کے مختلف واقعات میں 17۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ عید کی شام ایم۔ ایس۔ ایف کے رہنما عبدالجبار کو قتل کر دیا گیا۔ مقتول ایم۔ ایس۔ ایف کے مرکزی سیکرٹری جنرل تھے۔ شاہدرہ میں ٹرو کی رات نامعلوم قاتلوں نے ایک ہی گھر کے 6۔ افراد کو ذبح کر دیا۔ مرنے والوں میں خاندان کا سربراہ لال مسیح، اس کی بیوی، بہو اور تین بچے شامل ہیں۔

○ کراچی میں آٹے کا بحران بدستور برقرار ہے فلور ملز کے مالکان کے مطالبے پر انتظامیہ نے پرائس کنٹرول عارضی طور پر ختم کر دیا ہے۔ جس سے آٹے کی قیمت میں زبردست اضافہ ہو گیا ہے اور آٹا 25 روپے کلو تک جا پہنچا ہے حکومت نے کراچی کی 900 دوکانوں سے آٹے کی فراہمی کا فیصلہ کیا ہے۔ تاہم عید کے تیسرے روز تک کراچی کے 90 فی صد گنجان آباد علاقوں میں آٹا نہیں تھا۔ اگرچہ کھلی منڈی میں گندم کی قیمت گیارہ روپے پچاس پیسے سے کم ہو کر آٹھ روپے پچاس پیسے فی کلو ہو گئی ہے۔ اس کے باوجود آٹے کی قیمت کم نہیں ہو سکی۔ شہریوں نے حکومت کی بدانتظامی کو آٹے کے بحران کا ذمہ دار قرار دیا ہے۔

○ وزیر اعظم پاکستان کے مشیر برائے اطلاعات و نشریات سید مشاہد حسین نے کہا ہے کہ حکومت بھارت سے مسئلہ کشمیر پر مذاکرات کے لئے تیار ہے۔ انہوں نے کہا کہ نئے بھارتی وزیر اعظم اندر کمار گجرال علاقائی امن کے لئے پیش رفت کریں۔ تاہم مسئلہ کشمیر کا حل اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل کے ذریعہ ہی ہو سکتا ہے۔

○ سعودی حکومت نے سانحہ منیٰ کا شکار ہونے والوں کی ایک فہرست جاری کی ہے جس میں جاں بحق ہونے والے 31 پاکستانیوں کے نام ہیں۔ کہا گیا ہے کہ یہ فہرست حتمی نہیں بلکہ مختلف شواہد حقائق کی بناء پر تیار کی گئی ہے۔ مرنے والوں کے علاوہ 184 پاکستانی زخمی بھی ہوئے ہیں۔ منیٰ میں شہید ہونے والوں کی کل تعداد 400 سے بڑھ گئی ہے۔ اس کے علاوہ ہزاروں پاکستانی لاپتہ ہیں۔ گم ہو جانے والے حاجیوں میں خواتین کی بہت بڑی تعداد شامل ہے۔ حج ڈائریکٹوریٹ ان کے کوائف اکٹھے کر رہا ہے۔

○ بھارت کے اخبار دی ہندوستان ٹائمز میں بھارتی دانشور صحافی کلدیپ نیر نے ایک مضمون لکھا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ بی۔ جے۔ پی کی سیاست سے بھارت ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: دوکان 212515 رہائش 212300

مرکز میں رہائش کیلئے بروقت منصوبہ بندی کریں۔ پلاٹ یا مکان کی خریداری کیلئے رابطہ
کہکشاں پراپرٹی سنٹر
نزد جلسہ گاہ جدید ربوہ
فون: 211842

احمدی احباب کیلئے خصوصی رعایت
سرفراز جیولرز
دوکان نمبر 4 عمر مارکیٹ ذیلدار روڈ
اچھرہ لاہور

پسند کا کپڑا ہول سیل ریٹ پر خریدیئے اور سلائی مفت کروائیں۔
یہ پیشکش محدود مدت کیلئے نیز لیڈیز چیکس کی بے شمار ورائٹی کے لئے تشریف لائیں
ناصر نایاب کلاتھ
ریلوے روڈ گلی 1 ربوہ
فون: دوکان: 434 گھر: 211244

ضلع جھنگ کا واحد منظور شدہ انٹرنیشنل پی سی او
دن رات آپکی خدمت کیلئے کھلا ہے
اندرون ملک و بیرون ملک فوری کال کیلئے
ED
المصوّر پبلک کال آفس
فون: 212311
معلومات کیلئے رابطہ نمبر 211911
ریلوے روڈ ربوہ

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور ماحول ربوہ میں
• مکانات • پلاٹ • دوکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
اسٹیٹ کمیشن ایجنٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212508